بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام قبول کرنے کے بعد غیر محرم عورتوں سے تعلق رکھنا کیسا ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کسی نو مسلم کی ایک غیر مسلم گرل فرینڈ ہے جو اسلام قبول نہیں کرنا چاہتی، ایسی صورت میں نو مسلم کیا کرے ؟

جواب

اسلام انتہائی پاکیزہ دین ہے، جس میں شرم وحیا اور عفت و پارسائی کو بہت اہمیت دی گئی ہے اور اسی وجہ سے غیر محرم مرد و عورت کی باہمی دوستی (Friendship) یا ناجائز تعلقات (Relationship) کو ناجائز و گناہ قرار دیا ہے، خواہ یہ تعلقات کسی مسلمان عورت سے ہوں یا غیر مسلم سے۔ اور غیر مسلم عورت سے تعلقات میں تو معاذ اللہ ایمان بھی خطرے میں پڑ سکتا ہے، لہذا اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہوئے اس غیر محرم عورت سے غیر شرعی تعلقات اور رابطہ فی الفور ختم کرنا ضروری ہے۔

اور جہاں تک نکاح کی بات ہے، تو اگر وہ عورت دہریہ یا مشرکہ ہے تو اس سے نکاح ہو ہی نہیں سکتا یعنی نکاح اصلاً منعقد ہی نہیں ہوگا، جبکہ یہودی یا عیسائی ہو جو دہریہ نہ ہو بلکہ اپنے دین کو ماننے والی ہو تو فی زمانہ ان کے بھی حربیہ ہونے کی وجہ سے نکاح کرنا مکروہِ تحریمی و ناجائز ہے، البتہ اگر وہ عورت اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل کرلے، تو اب نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن بغیر نکاح کے مردوں کی عورتوں سے محض فرینڈشپ کی اسلام میں کوئی اجازت نہیں۔

غیر محرم مرد و عورت کی دوستی اور ناجائز تعلقات کی مذمت کے متعلق قرآنِ پاک میں ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَ اٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَیْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّ لَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍۚ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "تو ان کے مالکوں کی اجازت سے ان سے نکاح کرلو اور اچھے طریقے سے انہیں ان کے مہر دیدو اس حال میں کہ وہ نکاح کرنے والی ہوں، نہ زنا کرنے والی اور نہ پوشیدہ آشنا بنانے والی۔" **(پارہ 5، سورۃ النساء، آیت 25)**

اس آیت مبارکہ کے تحت تفسیرِ طبری میں ہے: "عن مجاهد في قوله: ﴿وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍۚ﴾ قال: الخليلة يتخذها الرجل، والمرأة تتخذ الخليل" ترجمہ: امامِ مجاہد رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے اللہ پاک کے اس فرمان ﴿وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍۚ﴾ کے متعلق مروی ہے کہ اس سے مراد وہ عورت ہے، جس سے مرد دوستی کریں یا جو مردوں کو اپنا دوست بنائے۔ **(تفسیرِ طبری، جلد 6، صفحہ 604، مطبوعہ دار ہجر، قاہرہ)**

عورت کا غیر محرم کے سامنے بے پردہ جانا مطلقاً حرام ہے، چنانچہ قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ”اور اپنی زینت نہ دکھائیں مگر جتنا (بدن کا حصہ) خود ہی ظاہر ہے۔“ **(پارہ 18، سورۃ النور، آیت 31)**

فتاوٰی رضویہ میں ہے: ”بے پردہ بایں معنیٰ کہ جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے، ان میں سے کچھ کھلا ہو، جیسے سر کے بالوں کا کچھ حصہ یا گلے یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی جز، تو اس طور پر تو عورت کو غیر محرم کے سامنے جانا مطلقاً حرام ہے۔“ **(فتاوی رضویہ، جلد 22، صفحہ 239،240، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)**

مرد کے اجنبی عورت کو دیکھنے کی ممانعت کے متعلق قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: **مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔**
(پارہ 18، سورۃ النور، آیت 30)

فقہ حنفی کی مشہور کتاب الھدایہ میں: ”ولا یجوز ان ینظر الرجل الی الاجنبیة“ ترجمہ: **مرد کا اجنبی عورت کی طرف دیکھنا جائز نہیں۔**
(الھدایہ، کتاب الکراھیۃ، ج 04، ص 368، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

مشرکہ عورتوں سے نکاح کے ناجائز ہونے اور مسلمان عورت سے نکاح کی ترغیب کے متعلق قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى یُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: ”**اور مشرکہ عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور بیشک مسلمان لونڈی مشرکہ عورت سے اچھی ہے اگرچہ وہ (مشرکہ) تمہیں پسند ہو۔**“ **(سورۃ البقرہ، آیت: 221)**

کافرہ عورت سے نکاح کے متعلق ملک العلماء علامہ کاسانی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 587ھ/1191ء) لکھتے ہیں: ”الأصل أن لا یجوز للمسلم أن ینکح الکافرۃ؛ لأن ازدواج الکافرۃ والمخالطۃ معها مع قیام العداوۃ الدینیۃ لا یحصل السکن والمودۃ الذي هو قوام مقاصد النکاح“ ترجمہ: **اصل یہ ہے کہ مسلمان کو کسی کافرہ (غیر کتابیہ) سے نکاح کرنے کی اجازت نہیں، کیونکہ کافرہ سے رشتہ ازدواج قائم کرنا اور پھر اُس کے ساتھ اختلاط رکھنا، حالانکہ دونوں میں عداوتِ دینی موجود ہو، (اور کوئی دینی قدرِ مشترک نہ ہو جیسے آسمانی دین کو ماننا) ایسا رشتہ کسی صورت حصولِ سکون اور باہمی پیار محبت کا سبب نہیں ہو سکتا، حالانکہ باہمی سکون اور محبت مقاصدِ نکاح کے حصول کے لیے بنیادی عنصر کی حیثیت رکھتا ہے۔** **(بدائع الصنائع، جلد 03، کتاب النکاح، صفحہ 458، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)**

حربیہ کتابیہ سے نکاح کے متعلق علامہ ابن نجیم مصری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 970ھ/1562ء) لکھتے ہیں: ”یکرہ تزوج الکتابیۃ الحربیۃ“ ترجمہ: **حربیہ کتابیہ سے نکاح مکروہ ہے۔** **(البحر الرائق، جلد 3، صفحہ 111، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی)**

دہریہ کتابیہ کے متعلق فتاوٰی امجدیہ میں ہے: "اس زمانہ کے نصاریٰ اب اس قسم کے نہیں ہیں، جو زمانہ سابق میں تھے، آج کل تو (بڑی تعداد) بالکل دہریہ و نیچریہ ہیں، لہذا ان کے وہ احکام نہیں جو نصاریٰ کے تھے کہ مسلمان کا نکاح نصرانیہ سے ہو جائے۔ **(فتاوٰی امجدیہ، جلد02، صفحہ69، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)**

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء: 26 رمضان المبارک 1447ھ/16 مارچ 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net